47061-قریبی رشتہ دار یتیم کی کفالت کرنا

سوال

میرا ایک بھائی اللہ تعالی کی رضا سے وفات پا گیا ہے اور اس کے چھ بچے ہیں کیا میں اس کے ایک بچے کی کفالت کر سکتا ہوں یا کہ رشتہ دار یتیم کی کفالت کرنا جائز نہیں ؟

اور اگر میرے لئے کفالت کرنا جائز ہو تو کیا یہ کفالت اس حالت میں صحیح ہے کہ میں ایک عرب ملک میں ہوں اور وہ دوسرے عرب ملک میں بستے ہیں، صرف میں انہیں ماہانہ کچھ رقم ارسال کرتا رہوں اور اس کے ساتھ جب وہاں جاؤں تو ان کے لئے کچھ تحفے وغیرہ بھی لیتا جاؤں، یہ علم میں رکھیں کہ مجھے سالانہ چھٹی ملتی ہے ؟

اور کیا کفالت کی رقم سال میں دو بار بھیجنی جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

بلاشک یتیم کی کفالت ایک عظیم نیکی کا کام اور خیر و بھلائی اور قابل ستائش خصلت ہے، اور اللہ تعالی نے اپنی کتاب حمید میں اس کا حکم بھی دیا ہے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث میں اس کی فضیلت بھی بیان فرمائی ہے .

فرمان باری تعالی ہے :

.{اور تم اللہ تعالی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ بناؤ، والدین اور رشتہ داروں اور یتیموں، مسکینوں اور رشتہ دار پڑوسیوں اور اجنبی ہمسایہ اور راہ کے مسافر، اور ان کے ساتھ جن کے تمہارے دائیں ہاتھ مالک ہوں (یعنی غلام) کے ساتھ حسن سلوک اور نیکی کرو، یقینا اللہ تعالی تکبر کرنے والوں اور شیخی خوروں سے محبت نہیں کرتا}.النساء (36).

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالی نے فرمایا :

.{لیکن اچھا شخص وہ ہے جو اللہ تعالی اور یوم آخرت اور فرشتوں اور اللہ تعالی کی کتاب اور نبیوں پر ایمان رکھنے والا ہو، اور مال سے محبت رکھنے کے باوجود رشتہ داروں، یتیموں کو دے}. البقرۃ (177).

اور سہل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا شخص جنت میں اس طرح ہونگے، اور اپنے ہاتھ سے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی ملا کر کہا" صحيح بخاري حديث نمبر (5659).

ایک دوسری حدیث میں ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"میں اور یتیم اس کا رشتہ دار ہو یا کوئی اور جنت میں اس طرح ہونگے اور مالک رحمہ اللہ نے اپنی درمیانی اور شہادت والی انگلی سے اشارہ کیا" صحیح مسلم حدیث نمبر (2983).

یتیم کی کفالت صرف دور والوں یعنی غیر رشتہ داروں پر ہی مقتصر نہیں بلکہ رشتہ دار یتیموں اور غیر رشتہ داروں دونوں کی کفالت مستحب ہے، بلکہ قریبی اور رشتہ دار یتیم کی کفالت کرنے میں تو ڈبل اجر ملتا ہے ایک تو صلہ رحمی اور دوسرا یتیم کی کفالت کا .

اس کی دلیل مندرجہ بالا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث ہے .

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی فتح الباری میں لکھتے ہیں :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان (لہ) سے مراد یہ ہے کہ وہ اس کا دادا یا چچا یا بھائی یا کوئی دوسرا رشتہ دار ہو یا پھر بچے کا باپ فوت ہوچکا ہو اور اس کی ماں اس کے قائم مقام ہو. دیکھیں فتح الباری (436/10).

اور امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ (لہ اولغیرہ) سے مراد یہ ہے کہ اس کا قریبی ہو جیسا کہ اس کا دادا نانا اور اس کی ماں اور دادی نانی اور اس کا بھائی اور بہن اور چچا اور ماموں اور اس کی پھوپھی اور خالہ وغیرہ دوسرے رشتہ دار اور جو اس کے علاوہ دوسرے سے مراد اجنبی اور غیر رشتہ دار مراد ہے. دیکھیں : شرح مسلم للنووی (113/18).

جب یہ پتہ چل گیا تو پھر آپ کے لئے کسی دوسرے ملک میں رہتے ہوئے یتیم کی کفالت کی رقم ارسال کرنا جائز ہوئی، اور آپ کے لئے یہ بھی جائز ہے کہ وہ رقم سال میں سالانہ رقم دو بار کر کے بھیجیں یا پھر اس سے بھی زیادہ بار یعنی ہر ماہ، لیکن اس میں یتیم کی مصلحت کو مد نظر رکھیں تا کہ وہ مال کا محتاج نہ رہے.

اور جب آپ یتیم کے ملک کفالت کی رقم روانہ کریں تو یتیم کی دیکھ بھال کرنے والے شخص کو چاہئے کہ وہ یتیم پر بغیر کسی اسراف اور فضول خرچی یا پھر کنجوسی کئے مال خرچ کرے.

میرے بھائی آپ یہ بھی علم میں رکھیں کہ یتیم کی کفالت کا سب سے اہم معنی اور مقصد یہ ہے کہ یتیم کی تربیت اور نشو نما صحیح اسلامی تعلیمات کے مطابق ہو، لھذا آپ اس یتیم کی عمر کے مطابق اس کا خیال کرتے ہوئے اس کے مناسب کتابیں اور کیسٹیں وغیرہ روانہ کا ضرور اہتمام کریں اور خاص کر جب چھٹی جائیں تو ساتھ لیتے جائیں اللہ کے حکم سے اس کا بہت اچھا اثر ہو گا اور بہترین نتیجہ نکلے گا اور اس کے ساتھ ساتھ اس پر نرمی و شفقت بھی کریں جسے وہ کھو چکا ہے.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ آپ کو اس کا اجر عظیم عطا فرمائے اور امت مسلمہ میں آپ جیسے لوگوں کی کثرت فرمائے.

مزید تفصیل اور اہمیت کے پیش نظر سوال نمبر (5201) کا جواب ضرور دیکھیں.

واللہ اعلم.